تعطیل ہوتی ہے اور چونکہ بھنگیوں کی بھی چھٹی ہوتی ہے اس لئے اس دن بڑے سے بڑے پروفیسر اور عہدہ دار کو بھی اپنے گھر کی صفائی خود اپنے ہاتھ سے کرنی ہوتی ہے۔ کنووکیشن جس کے لئے یونیورسٹیاں عموماً بڑے تزک و احتشام کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ یہاں کھلے میدان میں دری اور چٹائی کے فرش پر منعقد ہوتا ہے۔ ہر بدھ کو ایک مندر میں جس میں کوئی مورتی نہیں ہے عبادت کا اجتماع ہوتا ہے اور اُس کی شکل یہ ہوتی ہے کہ خدا کی حمد و ثنا میں لکھے ہوئے ڈاکٹر ٹیگور کے گیت پڑھے جاتے ہیں۔ پھر کچھ دیر کے لئے مُراقبہ ہوتا ہے اور اس کے بعد دعا۔

وسوا بھارتی اور علی گڑھ دونوں تہذیبی یونیورسٹیاں ہیں اور ان کے وجود میں آنے کا سال بھی ایک ہی ہے لیکن دونوں کا موازنہ کیجئے تو زمین آسمان کا فرق نظر آئے گا۔ ایک اُس چٹان کی طرح ہے جس سے فکری و ذہنی اور سیاسی انقلابات روزگار کی موجیں آ آ کر ٹکراتی رہیں لیکن وہ اپنی جگہ قائم ہے اور دوسری کی مثال اُس دیوارِ کہن سال و زبوں حال کی سی ہے جو لطمۂ موج کی تاب نہ لا سکی اور اُس میں رخنے پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ ع

تو بخویشتن چہ کردی کہ بما کنی نظیری ٭ بخدا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن

پھر یہاں کی سوشل لائف اس قدر عمدہ اور بہتر ہے کہ مسلمانوں کی مجموعی تعداد پندرہ بیس سے زیادہ نہیں ہوگی۔ لیکن ان میں سے کسی کو فرقہ وارانہ تنگ نظری یا تعصب کی شکایت نہیں ہے۔ ڈاکٹر عبدالحق انصاری اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی اس کھیپ سے تعلق رکھتے ہیں جس کو اسلامی جماعت کی تعلیم و تربیت نے پیدا کیا ہے ـــــ (اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کا یہ بڑا اور عظیم کارنامہ ہے جس سے اُس کا بڑے سے بڑا مخالف بھی انکار نہیں کر سکتا) اس بنا پر وہ اپنے مضمون کے ماہر اور ماہر ہونے کے ساتھ ظاہراً و باطناً پکے اور سچے مسلمان بھی ہیں وہ وہاں مع اپنے بال بچوں کے بڑے اطمینان اور سکون کے ساتھ رہتے ہیں علی گڑھ میں لکچر شپ تک میں مستقل نہیں ہوئے لیکن وسوا بھارتی میں لکچرر ہو کر گئے تھے چند مہینوں کے بعد ہی ریڈر کی پوسٹ پر خود بخود اپائنٹ ہو گئے اب وہ وہاں اسلامک اسٹڈیز فارسی اور اُردو کے انچارج ہیں۔ ان کا اصل کام حدیث پر کام